(بسلسلہ ٔ سابق)

شطحیات حلاج

مترجم

اعجاز الحق قدوسی

مبارک ہے وہ جو تجلی کا مشاہدہ کرے ۔ اس حدیث پر ایمان واجب ہے ، اس لیے کہ آنحضرت صلواۃ اللہ علیہ نے ، جو کہ فضائے قدامت کے اڑنے والے، دوام کے کوہ قاف کے عنقا ، ارواح قدرت کی زبان ، مشاہدے کی بنا پر اللہ کے حبیب اور صوفی ، میدان ازل و ابد کے شہسواروں کے سردار ہیں ، فرمایا : نازل ہوتا ہے اللہ ہر رات میں سمائے دنیا کی طرف (حدیث)

۵۳۔ حسین روایت کرتے ہیں ، رجب ، عزت ، صاحب حجاب ، خادم بیت المعمور ، صاحب سطر اقصیٰ اور سفیر اعلیٰ کے متعلق ، کہ خدا وند سبحانہ و تعالیٰ نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مقدس ارواح کو جمع کیا، اس کو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین عرشی اور آسمان عرشی میں رکھا- حق سبحانہ نے ایک تحریر لکھی ، جس میں صلواۃ کبریٰ ، صیام کبریٰ اور حج اکبر تھا ، اور وہ تحریر ملائکہ شہسوار کے سپرد کی ، اور کہا کہ اسے ملک قدیم کے نام سے روشن کرو ۔

۵۴۔ حسین کہتے ہیں کہ رجب سے اللہ کا اہم مہینہ مراد ہے ، اور یہ صحیح ہے ' یا اللہ کا اسم حسن مراد ہے ۔ حدیث میں ہے کہ رجب اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے ، اور ایسا ہی رمضان ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : شہر رمضان الذی انزل فیہ القران (۱) (ترجمہ : رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا) ۔ حدیث میں ہے کہ رمضان روزہ دار پر گواہی دے گا ۔ رجب بھی گواہی کی زبان رکھتا ہے ، غیب کی خبر دیتا ہے ، اور ممکن ہے کہ وہ ملک مقرب ہو ۔

---

(۱) سورۂ ۲ (البقرہ) آیت ۱۸۱ ۔

صاحب حجاب ایک فرشتہ ہے ، ساتویں آسمان پر ، حجاب عزت اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ میرا دل کہتا ہے کہ یہ طائر قدس ہے ، یا حجاب ملک کی صورت ہے ۔

عزت سے ہیبت و عظمت مراد ہے ، جو عالم حضور میں حق کی طرف سے جھلکتی ہے ، یا عزت فعل یا ملک عزت مراد ہے ۔

خادم بیت المعمور ، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یا جبرئیل علیہ السلام ہیں ، اول زیادہ صحیح ہے ۔

صاحب سطر اقصیٰ عزرائیل یا میکائیل ہیں ۔

سطر اقصیٰ ایک سرخ گاڑھا پردا ہے ، جو سدرۃ المنتھیٰ اور کرسی کے درمیان ہے ۔

سفیر اعلیٰ اسرافیل علیہ السلام ہیں ، جو خدا اور ملائکہ اور انبیاء اور اولیاء کے درمیان سفیر ہیں ۔ حدیث میں ہے کہ وہ خدا سے براہ راست سنتے ہیں ۔

۴۷ ۔ یا رجب سے صورت بشر کا مہینہ مراد ہے ، اور وہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ قمر معرفت طلوع ہو ، اور آسمان قربت کے درمیان نفس انسانی کو مشاہدے کا ہلال نظر آئے ، اور اس صورت بشر میں قوت جاذبہ کے غلبے سے جو کہ طبیعت میں حدت عشق کے باعث ہو ، سانس جاری ہوتی ہے ۔

صاحب حجاب نفس امارہ ہے اور حجاب ، طبع اول میں عناصر اربعہ ہیں ۔

بیت المعمور سے قلب مقدس مراد ہے ، اس کا خادم ملک الہام ہے کہ جو عقل پر پردۂ غیب سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کی سالک عقل قدسی ہے ۔

سفیر اعلیٰ سے روح مراد ہے کہ جو حق کی طرف سے ملکوت اسفل کے رہنے والوں کے لیے سفیر ہے ۔

۴۸ ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ارواح کے جمع کرنے کی غرض یہ ہے کہ دجال کے خلاف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت اور

نصرت دین میں وہ روحیں ان کی مدد اور تائید کریں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : و اید ناہ بروح القدس ١ (ترجمہ : اور ہم نے اس کی تائید کی روح القدس کے ساتھ) وہ تمام ارواح کے مجمع کے ساتھ زمین پر آئیں گے ، تا کہ فنا ہونے والے اجسام پر آن کا پرتو ڈالیں ۔ حدیث میں ہے کہ جب وہ نیچے آئیں گے تو داھنا ھاتھ جبرئیل کی گردن پر ہوگا ، اور بایاں ھاتھ میکائیل کی گردن پر ۔ زمین پر ان کے عرش سے مراد اُن کی سلطنت ہے ۔ حدیث میں ہے کہ زمین پر کرسی بچھا دی جائے گی ۔ وھاں تمام روحیں عیسیٰ علیہ السلام سے عہد و پیمان کے لیے جمع ہوں گی ، خدا کا عہد نامہ جس میں ارکان اسلام ثبت ہیں ، مومنوں کی نجات کے لیے سردار ملائکہ کے ھاتھ میں ہوگا کہ جو بندگی میں مخلص ہیں ، آن کا وہ گواہ رہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : با یدی سفرۃ کرام بررہ ٢ (ترجمہ : ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ھاتھوں میں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں) یا ان ارکان سے مراد طاعت الٰہی کے فریضے ہیں جو اسلام کے پانچ ارکان ہیں ۔

٤٩ ۔ حسین ، قوس اللہ المشرق بالانوار ، مشارق ، برج بروج ، قطب ، صاحب سبابہ راح (؟) بالا نوار ، مدبرات ، حکمت قدیمہ ، اور کلمۂ متصلۂ کبریٰ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ : حق تمام چیزوں سے مقدم ہے ، جو اس بات کو پہچان لے وہ تمام چیزوں کی فوقیت سے واقف ہو جائے گا ۔ حق تمام چیزوں کا باطن ہے ۔ جو اس بات کو پہچان لے ، وہ حق کے ساتھ ایک روح محیط کی صورت میں ہوگا ، ایسی روح محیط جو سورج کی طرح ہے ، اور تسبیح کرتی ہے ۔

٥٠ ۔ وہ کہتے کہ قوس مشرق وھی قوس ہے ، جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ، اور جو فضا میں ظاہر ہوتی ہے ، اور یہ صحیح ہے ۔ یا عناصر اربعہ ہیں جو ارواح و اجسام کو دائمی حیات دیتے ہیں ۔ اس کے نور کا فیض عرش کے طبقوں یا قلب و عقل کے طبقوں سے ہے ۔

---

(١) سورۂ ۔ ٢ (البقرہ) آیت ۔ ٨١ ۔ ٢٥٣ ۔

(٢) سورۂ ۔ ٨٠ (عبس) آیت ۔ ١٥ ۔

مشارق سے جاڑے اور گرمی کے مشارق مراد ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رب المشارق و المغارب (۱) (ترجمہ: مشرقوں اور مغربوں کا رب) اور یہ صحیح ہے ۔ یا مشارق تجلی مراد ہیں ، اور وہ دل میں ملکوت غیب کے برج ہیں ۔

برج بروج سے بنات النعش صغریٰ اور کبریٰ مراد ہے ، اور یہ صحیح ہے ، یا برج سعد اکبر مراد ہے ، جو بروج عرش کے درمیان ہے ، یا برج عقل مراد ہے ، جو دل کے بروج غیب میں سے ہے ۔

قطب سے قطب شمالی مراد ہے ، یا فلک علوی کا قبہ ، یا عرش کا قبہ ، یا اسرافیل یا روح ناطقہ مراد ہے ۔

صاحب سبابہ راح سے قمر مراد ہے ۔ واللہ اعلم ۔ یا شمس ، یا زہرا ، یا عطارد ، یا جبرئیل ، یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں ، اور اول صحیح ہے ۔

مدبرات ملائکہ سے امر مراد ہے ، اور یہ صحیح ہے ، یا وہ سیارے مراد ہیں ، جو آسمانوں میں خدا کے حکم سے گھومتے ہیں ، یا آدم علیہ السلام کی صورت کا لشکر مراد ہے ، اور وہ نفس و قلب ، عقل اور روح ہے ۔

حکمت قدیمہ سے قرآن مراد ہے ۔

کلمۂ متصلہ سے اسم اعظم مراد ہے ۔

حسین کہتے ہیں کہ جو شخص حق کی اولیت ، آخریت ، ظاہریت اور باطنیت کو ایک حق سے دوسرے حق تک رسائی پا لینے کے بعد پہچان لے ، وہ قہر خداوندی سے نجات پا لیتا ہے ، توحید کا راز اس پر ظاہر ہو جاتا ہے ، لقا اور سر غیب کا نور اس میں داخل ہو جاتا ہے ، اور تمام چیزیں اس سے مانوس ہو جاتی ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں جو حق کو پہچان لے گا تمام چیزیں اس کے تابع ہو جائیں گی ۔

---

(۱) سورۂ ۷۰ (المعارج) آیت ۴۰ ۔

۵۱- حسین سنہ ۲۹۰ کے عین میزان ، اور بعثت کے ساتویں برس کے عصر خاطب ، اور اس ولی کے متعلق جو خداوند جل جلالہ کے قریب ہے ، ایک صفت کے بعد دوسری صفت ، اور ایک نظر کے بعد دوسری نظر اور انوار و ارواح جو روز قیامت تک ایک دوسرے سے متعلق ہیں ۔ جو شخص کہ صنعت توحید کو پا لے ، وہ حق سبحانہ کا اسم اعظم بنائے گا ، اور اپنے دنیا سے جانے کے بعد قدرت کے مقام عزیز تک پہنچ جائے گا ۔

۵۲- حسین کہتے ہیں کہ عین میزان سے واللہ اعلم عین برج میزان مراد ہے کہ جو قمر عرش کی ضو کا ایک پرتو ہے ، اور خداوند عالم اجرام و اجسام و ارواح و عقول کی تخلیق اور ترتیب کے بعد صنائع و شواید افعالیات کے مقابلے میں عناصر عالم کو اس (عین میزان) سے تولتا ہے ، اور یہ صحیح ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: والسماء رفعنا و وضع المیزان ۱ (ترجمہ: اور آسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو بنا دی ہے) اس چشمۂ میزان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ۲۹۰ سال بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی صادق خبر دی - یا عین میزان سے حق کی ترازو مراد ہے ، جو عرش میں لٹکی ہوئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے اعمال اس میں تولے گا ، یا میزان علم ، یا میزان عقل یا میزان قلب ، یا میزان روح یا میزان سر یا میزان سر سر یا میزان غیب یا میزان غیب غیب یا میزان خبر مراد ہے ۔

پہلے ہم نے عصر خاطب کا ذکر کیا ہے ، جس سے یہاں دھر ملک کی لسان مراد ہے ، یا دھر غیب کی یا دھر ملکوت کی یا لسان اسرار روح کے انفاس یا لسان میزان زمان باقی در جنت کی میزان مراد ہے ۔

ولی قریب سے وہ مراد ہے جو کہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سال هفتم کی میزان شریف سے قریب ہے ، اور یہ صحیح ہے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی قریب یا صدیق یا فاروق یا ذوالنورین یا مرتضیٰ یا جبرئیل یا اسرافیل یا آدم یا ادریس یا عیسیٰ یا خضر یا الیاس علیہم السلام ہیں ۔

---

(۱) سورۂ - ۵۵ (الرحمن) آیت - ٦ -

کہتے ہیں کہ انوار عرش ، ارواح کرسی، اجساد آدم اور ملکوت کی صنعتیں جو ایک دوسرے کے اثر سے قیامت تک پیدا ہوتی ہیں وہ اللہ کے لیے ہیں - وہ شخص کہ جس کی صنعت قدیم میں توحید کا نور کشف کر دیا ہے وہ حرف بحرف پائے گا ، عالم حدوث کی زندگی کاٹنے کے بعد بقائے دوام تک پہنچے گا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا : رفیع الدرجات ذوالعرش [۱] (ترجمہ : خدا جو عالی مرتبہ اور عرش بریں والا ہے) -

۵۳ - حسین ھلال یمانی ، طائر میمون ، جندرۂ ملک ، نشر نشور ، صورت جود ، نور ثابت ، نور وجود اور زبان غیب لطیف کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ : حق جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ میری غرض تمام اپنے بندوں سے یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر میری تسبیح کریں ، اور میری صنعت کو دیکھ کر میری عبادت کریں ، اور تمام انوار کو دیکھ کر میری محبت اور شکر کریں -

۵۴ - حسین کہتے ہیں کہ ھلال یمانی سے ماہ نو مراد ہے کہ جو ہر ماہ ختم ماہ پر ظاہر ہوتا ہے ، یا کعبہ یا حکمت یمانی ، یا اویس قرنی، یا وہ نور جو جبرئیل علیہ السلام کی آنکھوں میں ہے مراد ہے - حدیث مرفوع میں ایسا ہی آیا ہے ، یا تلبس فعل کا قمر مراد ہے ، جس میں صنعت کی تجلی نظر آتی ہے ، یا وہ بادل کا ٹکڑا مراد ہے کہ جو ھمہ وقت مکاشفے میں رہنے والوں کو یمن سے ھلال کی شکل میں آتا دکھائی دیتا ہے ، یا وہ فرشتہ مراد ہے جو یمین کعبہ سے حاضرین کو سنانے کے لیے خاص لہجے میں آواز بلند کرتا ہے ، یا روح یا قلب یا عقل یا حضرت مصطفیٰ صلواۃ اللہ علیہ مراد ہیں - معنی اول وقیع ہیں -

طائر میمون سے ھدھد سلیمان علیہ السلام مراد ہے ، یا عنقائے مغرب ، یا ھمائے ملک یا طیر عافیت یا طیر الھام یا طیر روح یا نیک فال ، یا طیر نور کہ جو عرش کے گرد گھومتا ہے ، یا سفید پرندہ کہ جو عرش کے نیچے ہے یا جبرئیل یا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا ملک عرش و ثریٰ کا اسد مراد ہے -

---

۱ - سورۂ - ۴۰ (المومن) آیت - ۱۵ -

۵۵ - جندرہ سے ازل کے جبروت اور قدم کے ملکوت کے باغ مراد ھیں ۔

نشر نشور سے عدم اور نور نشر سے قدم اور صورت جود حق مراد ھے، اور یہ صحیح ھے ۔ ممکن ھے کہ جندرۂ ملک سے اسرافیل یا عزرائیل علیھما السلام مراد ھوں ، اور نشر نشور سے وہ صورتیں مراد ھوں کہ جو اسرافیل کے منہہ میں ھیں ۔

نور ثابت سے نور ایمان مراد ھے ، یا نور اسلام یا نور معرفت مراد ھے ، اور یہ صحیح ھے ، یا نور تجلی یا نور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، یا نور عرش یا نور کرسی مراد ھے ۔

وجود سے عالم اعلیٰ کی تکوین مراد ھے ، یا غیب کی تکوین یا وجود الھام یا روح کبریٰ مراد ھے ، اور یہ صحیح ھے ۔

زبان غیب لطیف سے قرآن مراد ھے ، یا الھام قلب ، یا الھام عقل یا الھام روح یا غیب مخفی کی وحی مراد ھے ، اور یہ صحیح ھے ۔

حسین کہتے ھیں کہ خداوند عالم نے مخلوق کو اپنی خالص بندگی کے لیے پیدا کیا کہ جو فکر و ذکر و شکر اور معرفت سے موصوف ھو ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا : و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ۱ (ترجمہ : نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انسانوں کو مگر تا کہ وہ عبادت کریں)

۵۶ - حسین صورت حسنہ ، جمعۂ قائمہ اور شاھد کعبہ کے متعلق بیان کرتے ھیں کہ ھر دن اور رات میں ۳۶۰ لمحے خدا سے مختص ھیں ، ھر لمحے میں اپنے دوستوں میں سے کسی ایک دوست کی روح کو اپنے پاس لے جاتا ھے ، اور اس کے بدلے میں اپنے ایک مخلص کو چھوڑتا ھے ، اپنے دوست پر اپنی نگاہ سے رحم کرتا ھے ، جو آن لوگوں سے ستر ھزار درجے زیادہ ھوتا ھے جو اس دوست کی دوستی کا دعویٰ کرتا ھے ۔

۵۷ - حسین کہتے ھیں کہ صورت حسنہ سے واللہ اعلم بالصواب ، صورت آدم مراد ھے یا صورت یوسف یا صورت حضرت مصطفیٰ علیھما السلام

---

۱ - سورۃ - ۵۱ (الذاریات) آیت - ۵۶ -

یا صورت بہشت یا صورت رضوان یا صورت عرش یا صورت کرسی یا صورت شریعت یا صورت عافیت یا صورت قلب یا صورت عقل یا صورت روح یا صورت اسرافیل یا صورت جبرئیل یا صورت حسن التباس مراد ہے ۔ ان میں زیادہ حقیقت سے قریب صورت شریعت ہے ۔

جمعۂ قائمہ سے جمعہ' معروفہ قیامت تک مراد ہے ، اور یہ صحیح ہے ، یا عید فطر مراد ہے یا عید اضحیٰ مراد ہے یا روز عرفہ مراد ہے ، اور یہ صحیح ہے یا روز قیامت مراد ہے : ذلک یوم مجموع له الناس و ذلک یوم مشہود ۱

۵۸ ۔ شاہد کعبہ سے آیات حق مراد ہیں کہ جو اہل نظر پر کعبۂ ظاہری میں ظاہر ہوتی ہیں : فیه آیات بینات ۲ (ترجمہ : اس میں روشن نشانیاں ہیں) اور یہ صحیح ہے ، یا کعبے کی زیارت کرنے والے آدمی اور فرشتے مراد ہیں ، یا مقام ابراہیم مراد ہے ، اور وہ اُن کے قدم کی جگہ ہے ، جو بہشت کے جواہرات میں سے ایک دانہ ہے ، یا حجر اسود مراد ہے ، یا اسمعیل علیہ السلام مراد ہیں ، یا وہ خدا کی محبت مراد ہے جو کعبے میں ہے' یا قطب علیہ السلام مراد ہیں جو ہمیشہ حرم میں رہتے ہیں ، اور وہ ابدال کے سرگروہ ہیں ، یا خضر علیہ السلام مراد ہیں ، یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو کعبہ' قدامت کے زائرین کے سردار ہیں ' کرسی عدل کی مسند کے شاہنشاہ ہیں ، اور کرسی کے گہواروں کے خطیبوں میں سب سے بڑے خطیب ، اور جو زبان دانان عرش کے فصیحوں میں سب سے زیادہ فصیح ہیں وہ وہی ہیں کہ جن کا مکان لا مکان میں کہا گیا ، اور جو کن فکان میں موجود تھے ۔

۵۹ ۔ حق کہتا ہے کہ نجبائے صدیقاں کے لیے ان کی ارواح قبض ہونے کے موقع پر حق کی تجلی کے کچھ لمحات ہیں ، ہر لمحے میں ایک صدیق کی روح لیتا ہے ، اور دوسرے کو اس کی جگہ دنیا میں اپنے عاشقوں میں سے بٹھا دیتا ہے ۔ سخن دانوں کی جان کے سالک علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ

---

۱ ۔ سورۂ ۔ ۱۱ (ہود) آیت ۔ ۱۰۳ ۔

۲ ۔ سورۂ ۔ ۳ (آل عمران) آیت ۔ ۹۱ ۔

علیہ وسلم کی عبارتوں میں ایسا ھی اشارہ کیا ھے ۔ جب اس شخص کو خلیفۂ حق دیکھتا ھے ، تو اس کو چن لیتا ھے ۔ اس کے بعد جب کوئی اس شخص کو دیکھتا ھے ، دوست رکھتا ھے ، اور اس کی پذیرائی کرتا ھے ، خواہ وہ ستر ہزار ھی سے زائد ھوں ۔ یہ ھی خبر دی ھے ملک قدامت کے طوطی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری امت کے ایک شخص کی شفاعت پر ستر ہزار آدمی بہشت میں چلے جائیں گے ۔ وہ شفاعت کرنے والے اویس قرنی ھیں ۔

۶۰ ۔ یہاں تک حسین بن منصور کی الہامی اسناد تھیں ، جو عالم عجیب تھے ، اور سیف غیرت کے وکیل تھے ، اور عاشقان تصوف پر قربان تھے ۔ خدا ان پر رحمت کرے ۔ میں نے اپنے دل محزون کی گنجائش کے مطابق اس کی شرح کی ، اور الہام و برہان کے اسرار نوری کی شراب میں ڈوبے ھوئے دل کی خزانوں کی گٹھریوں سے ایک نمونہ زبان معرفت سے پیش کیا ۔ جو اس مضمون میں درست ھے وہ خدا کی توفیق و ھدایت سے ھے ، اور جو غلط ھے وہ نا چیز کی نارسائی کی وجہ سے ھے ۔ جو کچھ اثنائے سخن میں ممکن تھا اسناد اور خبر کی مشکلات کو شرعی دلیلوں سے میں نے قدرے بیان کیا ، اور اس طرح میں نے منکر کی زبان بند کر دی ۔ ممکن ھے کہ کوئی جہالت کی بنا پر یہ کہے کہ حسین منصور اس معنی میں دعویٰ نبوت کرتے تھے ۔ اس لیے ھم نے احکام نبوت کو پیش نظر رکھا ، اور شواھد شرعی سے ان حقیقتوں کی دلیلیں بیان کر دیں ۔ نہیں اللہ تعالیٰ نے ولایت کے منکروں کے منہہ پر اپنے حکم کا طمانچہ مارا ، تا کہ انھیں غفلت کی نیند سے بیدار کر دے ۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک ذرہ کائنات میں عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک حقیقت کی زبان رکھتا ھے ، جس سے وہ جلال قدیم کی تسبیح و تمجید پڑھتا ھے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: و ان من شئی الا یسبح بحمدہ ۱ (ترجمہ : کائنات میں کوئی شیٔ ایسی نہیں جو اس کی تسبیح نہ پڑھتی ھو) یہ زبان معرفت سے ملتی ھے ، اور اللہ کی طرف سے اھل حقائق سے یہ خطاب ھے ، تا کہ ان کے دل میں کیا کیا واقعات پیدا ھوتے ھیں نہ اس میں خاص کی قید ھے نہ عام کی ، چناں چہ اس نے فرمایا :

---

۱ ۔ سورۃ ۔ ۱۷ (بنی اسرائیل) آیت ۴۴ ۔

و لکن لا تفقهون تسبیحهم ۱ (ترجمہ : لیکن تم ان کی تسبیحوں کو سمجھتے نہیں)

۶۱ - یہ بات حدیث میں ٹھیک ہے کہ خاص خاص صحابہ رضی اللہ عنہم اس تسبیح کو سنتے تھے ، اور اس کی حقیقت جانتے تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے پیالے اور سنگریزے کی تسبیح سنی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے میں فرمایا کہ : یا جبال اوبی معه والطیر و ألنا له الحدید ۲ (ترجمہ : اے پہاڑو! تسبیح و تلاوت میں داؤد کے ساتھ ان کے جوابی بنو ، اور ایسا ھی حکم پرندوں کو بھی دیا اور اس کے لیے ہم نے لوہے کو نرم کر دیا) یعنی جب کہ وہ خوش دل اپنی بلبل عشق کی سرمستی سے مزمار داؤدی کی آواز کا نغمہ سنائے تو اس سریلے کلمے کا ہم کو جواب دے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک پتھر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ۔ میں نے مکے میں اس پتھر کو دیکھا ہے ، اور چوما ہے ۔ ایک پتھر ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رض کے گھر کے دروازے پر رکھا ہوا ہے ، اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے معجزے کی خبر دی ہے کہ پرندوں ، وحشیوں ، کیڑوں مکوڑوں اور درندوں سے گفتگو کرتے تھے ، اور ان کی باتیں سنتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : علمنا منطق الطیر۳ (ترجمہ : اور کہا اے لوگو! ہم کو خدا کی طرف سے پرندوں کی بولی سکھائی گئی) کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ سلیمان علیہ السلام نے ھدھد سے کیا کہا احطت بمالم تحط به ۴ (ترجمہ : اور لگا کہنے مجھے ایک ایسا حال معلوم ہے ' جو اب تک حضور کو معلوم نہیں) اور چیونٹی نے دو میل کے فاصلے سے آواز کیسے سن لی : وقالت نملة" یا ایها النمل ۵ (ترجمہ : اور ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو)۔

---

۱ - سورۃ - ۱۷ (بنی اسرائیل) آیت - ۴۴ -

۲ - سورۃ - ۳۴ (السبا) آیت - ۱۵ -

۳ - سورۃ - ۲۷ (النمل) آیت - ۱۶ -

۴ - سورۃ ۲۷ (النمل) ص - ۲۲ -

۵ - ایضاً - آیت ۱۷ -

[redacted]

کے پاس آئی ، اور اس نے کھا لیا ' پھر درخت پر چونچ ماری ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اس رزق پر خداوند جل جلالہ کا شکر ادا کر رہا ہے ' اور کہہ رہا ہے کہ: سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے ' جس نے مجھے بھلایا نہیں ۔

٦٣ ۔ خداوند عالم نے اہل الہام کو ان احوال میں قرآن کی زبان سے شفا دی ' اور ارشاد قرآنی کے مطابق سرکشوں کی مردہ زبان کو قطع کر دیا ہے ۔ فرمایا : و اوحیٰ ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ١ (ترجمہ : اور اے پیغمبر ! تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں.....چھتے بنا) اس کی وحی الہام ہے ' اس کا الہام کلام ہے ۔ اس کا کلام برہان ہے ، اس کی برہان افعال کی زبان ہے ۔ حتا کہ وہ اہل حق سے عالم ظاہر اور سماعت میں خطاب کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انطقنا اللہ الذی انطق کل شئی ٢ (ترجمہ : اور جواب دیں گے جس (خدا نے) ہر چیز کو گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت) سے گویا کیا) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مریضان معرفت کے غم گسار اور محبت کے بیماروں کے طبیب ' اور حضور غیب اور شہود سر کے خواجہ ہیں ' روشن بیان ہیں ۔ (جو خدا کی بصر ہے اور پھیلی ہوئی ہے) یہ خبر دی مقربان حق کے بھید کے متعلق کہ جب خدا کے مہربان ہونے کے وقت عقول انسانی منزل غیب میں حاضر ہوتی ہیں تو کس طرح اُن کو قرب کے اتصال کی آوازیں سنواتا ہے ' اور

---

١ ۔ سورۃ ۔ ١٦ (النحل) آیت ۔ ٢۵ ۔

٢ ۔ سورۃ ۔ ۴١ ۔ آیت ۔ ٢٠ ۔

کس طرح ان کو جبروت کے پردوں اور ملکوت کے مناظر میں عجیب و غریب سرگوشی سے گویا کرتا ہے ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں محدث اور متکلم ہیں ، اور بیشک عمر رضؓ اُن میں سے ہے ، اور یہ بات مشہور ہے کہ شیر ، بھیڑئیے ، پرند ، وحشی ، ہرن ، پتھر اور درخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی ، اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس غیبی زبان کے مضامین کو سمجھا ، اور ان الہامی ہاتفوں کے اسرار کو جو برہان کے نور سے مرکب تھے ۔ یہ تمام انبیاء ، اور اولیاء کے چراغ کی میراث تھی ۔ آدم علیہ السلام نے اس علم کی خبر دی ، جس کی خداوند عالم نے ان کو تعلیم دی : و علم آدم الاسماء کلھا [۱] (ترجمہ : اور سکھلائے آدم کو تمام نام) ۔

۶۳ ۔ بیان کرتے ہیں علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ دیار نصاریٰ کی طرف سے گزرے ۔ ایک نصرانی کے دیر سے ناقوس کی آواز آئی ۔ آپ نے حارث سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ ناقوس کیا کہہ رہا ہے ؟ حارث نے جواب دیا کہ خدا اور رسول اور ابن عم رسول بہتر جانتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ویرانۂ دنیا کا ذکر کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مہلاً مہلاً اے صاحب دنیا مہلاً مہلاً ۔ دنیا نے ہم کو مسافر بنا دیا ، ہم کو ذلیل کیا ، اپنی طرف مشغول کیا ، اور ہمیں گمراہ کر دیا ۔ اس حالت میں ہم نے کسی قسم کی کمی نہ کی ، اور مر گئے ۔ کوئی دن ایسا نہ آیا کہ اس نے ہمارے ارکان کو ویران نہ کیا ہو ، جو کچھ آیندہ ہوگا اس کو وزناً وزناً تول کر دنیا بہت جلد فنا ہو جائے گی ۔ اے صاحب دنیا ! جمعاً جمعاً ۔ اے دنیا دار ! راستے کو کم کر ۔ اس لیے کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ ہماری پشت گناہوں سے زیادہ بوجھل نہ ہو جاتی ہو اور کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ ہمیں جہالت کی خبر نہ سناتا ہو ۔ خدائے تعالیٰ نے ہمیں آگاہ کر دیا تھا کہ یہ ہم کو ابھارے گی ۔ چناں چہ اولاً جب کہ اس نے پیدا کیا تو ہم نے باقی رہنے والے گھر کو چھوڑ دیا ، اور دار فانی کو وطن بنایا ۔ حارث نے

---

۱ ۔ سورۂ ۔ ۲ (البقرہ) آیت ۔ ۲۹ ۔

حضرت علی رض سے پوچھا کہ کیا نصاریٰ اس خطاب کو سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سوائے نبی یا صدیق یا وحیٔ رسول کے اور کوئی نہیں سمجھتا۔ میرا علم پیغمبر کے علم سے ہے، اور علم پیغمبر، جبرئیل کے علم سے ہے، اور علم جبرئیل خدا کے علم سے ہے۔

۶۵- ایسی حدیثیں اور روایات شمار سے باہر ہیں۔ حسین کی روایات کی صحت میں ہم نے اہل فہم کے لیے کثیر سے قلیل پر اکتفا کی۔ جب حال ایسا ہے تو منکر کی حجت قطع ہوئی کہ وہ منکر غیب کے سننے والے کو غیب کی زبان میں غیب کے سننے پر طعن مارے، اس لیے کہ وہ اپنی غباوت اور جہالت کی بنا پر مشاہدۂ کبریٰ سے محروم ہے، اس لیے کہ اہل حق، حق کی زبان سے خطاب سنتے ہیں، جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے گمراہی سے مہر کیے ہوئے دلوں کا وصف بیان کیا ہے۔ اس نے کج رووں کے لیے کہا: و قالو اقلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا ۱ (ترجمہ: اور کہتے ہیں جس بات کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہمارے دل تو اس سے پردوں میں ہیں)۔

حسین منصور کے لیے ان روایات کے بعد عجیب عجیب شطحیات ہیں کہ وہ ان میں منفرد ہے۔ متقدمین میں جو کہ اہل سکر و انبساط ہیں۔ اس جیسا کم ہی گزرا ہوگا۔ اس لیے کہ وہ علم مجہول کی مبہمات میں تمام عجیب و غریب لوگوں سے زیادہ عجیب و غریب ہے، اور شطح معلول کی اشکال میں تمام فصیحوں سے زیادہ فصیح ہے۔

۶۶- حسین، شطح میں کہتے ہیں کہ میں نے جواں مردی کے بارے میں ابلیس و فرعون سے تیر اندازی میں مقابلہ کیا۔ ابلیس نے کہا کہ اگر میں آدم کو سجدہ کر لیتا تو میری جواں مردی پر حرف آتا۔ فرعون نے کہا کہ اگر میں خدا کے رسول پر ایمان لاتا تو میری جواں مردی ڈوب کے رہ جاتی۔ میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعوے سے پھر جاتا تو میں جواں مردی کی بساط سے ہٹ جاتا۔ ابلیس نے کہا کہ میں اس حالت میں بہتر ہوں کہ اپنے غیر نے

۱- سورۂ ۔ ۴۱ (حامیم) آیت ۔ ۵ ۔

مجھ کو غیر نہ سمجھا۔ فرعون نے کہا: ما علمت لکم من الہ غیری (ترجمہ: میں اپنے سوا تمہارے لیے کسی دوسرے خدا کو نہیں جانتا) چونکہ نہ پہچانا اپنی قوم میں حق کے اور مخلوق کے درمیان کوئی امتیاز کرنے والا ۔ میں نے کہا کہ اگر لوگ اس کو نہیں پہچانتے تو اس کا اثر پہچان سکتے ہیں ، وہ اثر میں ہوں ۔ ''انا الحق'' حق سے پیوستہ رہا ہوں ، میرے دوست اور میرے استاد ابلیس اور فرعون ہیں ۔ ابلیس کو آگ سے ڈرایا مگر وہ اپنے دعوے سے باز نہ آیا ، فرعون کو دریا میں غرق کر دیا ، مگر وہ اپنے دعوے سے پیچھے نہ پھرا ، اور وسائط کا اقرار نہ کیا ، لیکن کہا: آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل ۱ (ترجمہ: میں ایمان لایا اس بات پر کہ اللہ اس کے سوا نہیں ، جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں) اور میرے نبی نے (کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جن کی شان میں جبرئیل سے معارضہ کیا) کہا کہ اُس کا منہ تو نے کیوں ریت سے بھر دیا ۔ اور مجھ کو اگر مار ڈالیں ، یا دار پر لٹکائیں یا ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں ، تب بھی میں اپنے دعوے سے نہیں پھروں گا ۔

۶۷۔ کہا کہ میری جان ! حسین منصور بحر وحدت میں غرق ہوا ، جمال حق پر عاشق ہوا ، قدامت کے نشے میں مست ہوا تو بھیدوں کا بھید اس کی بھید کی گہرائی سے مل گیا ، زبان سے پوشیدہ اسرار ظاہر کیے ، ایسے اسرار جو ظاہری رسم کے خلاف تھے ، اس طرح کہ جب وہ مبہوط ہوا تو اس نے پرواز کی ، جب پرواز کی تو غائب ہوا ، جب غائب ہوا تو واصل ہوا ، جب واصل ہوا تو عشق کا فرمان اس نے ہزبان کی زبان سے منکشف کیا ۔ اور جب اُس پر مستی غالب ہوئی تو نیستی کے بھید سے بطور ہزبان اس طرح کلام کرتا تھا کہ اس کا باطن صحیح ہوتا تھا ، اور ظاہر سقیم ہوتا تھا ۔ اس کا سقم انکار کی بنا پر تھا ، اس لیے کہ علم مخالفین کی نظر میں مجہول تھا ۔ علم غیب کا یہ طریقہ ہے کہ جب ظاہر ہوتا ہے تو عقل اس کے ظہور کو نہیں سمجھ پاتی ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کی صنعتوں

۱۔ سورۂ ۔ ۱۰ (یونس) آیت ۔ ۹۰ ۔

کا انکار کیا تو ان سے کہا : و کیف تصبر علیٰ ما لم تحط بہ خبراً ۱ (ترجمہ : اور جو چیز تمھاری آگہی سے باہر ہے اس پر تم کیسے صبر کر سکتے ہو ؟) کیسے دیکھ سکتا ہے تو دریا میں کشتی کے توڑنے اور بے گناہ غلام کے قتل کرنے کو ، وہ فصل اس شطح حسین سے زیادہ عجیب و غریب ہے ۔

۶۸ - بزرگوں میں سے ایک نے کہا کہ ربوبیت کا ایک راز ہے ، کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو نبوت باطل ہو جائے ، اور نبوت ایک راز ہے ، اگر وہ ظاہر ہو جائے تو علم باطل ہو جائے ، اور علم کا ایک راز ہے ، اگر وہ ظاہر ہو جائے تو احکام باطل ہو جائیں ۔ یہ اسرار شرع کی استقامت اور ایمان کے قوام پر نظر رکھتے ہیں ۔ ربوبیت کا بھید وہ ہے جو ازل میں گزرا کہ فرعون جیسے کافر ایمان نہ لائے ، اور ہمیشہ کے لیے دوزخ میں گئے ۔ اگر اس قدر کا بھید ظاہر ہو جاتا تو نبوت کی گرہ کھل جاتی ، اس لیے کہ اگر نبی قدر کے بھید سے مطلع ہوتا تو اس کی تبلیغ کے لیے تیار نہ ہوتا ۔ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ فرعون کا انجام انھیں دکھا دے کہ آیا مومن ہو گا یا نہیں ۔ حق تعالیٰ نے کہا کہ مومن نہ ہو گا ۔ پوچھا کہ پھر مجھ کو بھیجنے کی کیا حکمت ہے ؟ جواب ملا کہ اتمام حجت کے لیے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : لئلا یکون للناس حجۃ ۲ ۔ نبوت کا بھید مخلوق سے خدا کے مقصد کو پا لینا ہے ۔ اگر نبی ظاہر کر دیتا تو علم فنا ہو جاتا ، اور حکم نہ رہتا ، پس بھید کو چھپانا استقامت دین ہے ۔

۶۹ - حسین نے اس فصل میں ابلیس و فرعون کی تعریف میں جو یہ کہا کہ وہ ایک کام پر لگے ہوئے تھے ، حسین کی غرض اس دعوے میں اپنے نفس سے تھی ۔ ان دونوں سے اس نے مردانگی کو پسند کیا کہ وہ دھمکی کے بعد اپنے دعوے سے نہ پھرے (اس طرح) حسین نے ان کی شجاعت کی اقتدا کی ، نہ کہ ان کے مذہب کی ۔ شجاعت جرات ہے ، اور مردانگی مستحسن ہے ، کفر سے قطع نظر کر کے اگر چہ وہ کافر سے ہی ظاہر ہو ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا

---

۱ - سورۂ - ۱۸ (الکہف) آیت - ۶۸ -

۲ - سورۂ - ۲ (البقرہ) آیت - ۱۵۰ -

کہ ہمارے نبی نے ، جو بے دلوں کے غم خوار اور صاف دلوں کے رهنما هیں ، ان پر خدا کا سلام هو کیا فرمایا ؟ فرماتے هیں کہ : اللہ تعالیٰ شجاعت کو دوست رکھتا هے ، خواہ ایک سانپ کے مارنے سے هو ۔ نیز یہ فرمایا کہ جو سخی جاهل هو وہ خدا سے زیادہ نزدیک هے بہ نسبت بخیل عالم کے ، اور یہ بھی فرمایا کہ کبھی کبھی خدائے تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعہ سے دین کی مدد کرتا هے ۔ اسی بنا پر حسین نے یہ کہا کہ میرے استاد دونوں هیں ، یعنی مردانگی میں ۔ یہ هے حکم ظاهر ، اور وہ جو علم باطن هے وہ یہ هے کہ میرا باطن غیب غیب کی خبر دیتا هے ، وہ ایسا غیب هے کہ میرا اعتقاد ظاهر میں اس کے خلاف هے ۔

۰۷ - ابلیس اولاً بحر معرفت میں غرق هوا ۔ اس نے وہ ادراک کیا جو اس نے حقیقت سے ادراک نہ کیا تھا ۔ حق کے بارے میں یقیناً دھوکا کھا گیا ۔ اسے توحید کے سمندر نے تجرید کے ساحل پر پھینک دیا ، (یک جائی ۔ یکتائی) کے محضر میں رھا ، اس کے بعد ظاهر میں انکار کیا ۔ انکار نے اس کو وسائط ترک کرنے کی طرف دھوکا دیا ۔ اس نے کہا کہ وسائط سے توحید کی تجرید میں شرک پیدا هوتا هے تو اس نے اپنے اوپر سے اس کو اٹھا دیا ۔ (یکجائی ۔ یکتائی) کو متفرق کرنے سے یکسو هو گیا ۔ اس تفرقے کو اپنے اوپر سے اٹھا لیا ، اصل سے فرع کی طرف رجوع نہ کیا ، اپنے وسوسوں میں داعی اسرار سے مطمئن هو گیا ۔ جس تخیل نے اس کو دھوکا دیا اس نے اس سے کہا کہ شاهد قدم سے شاهد عدم کی طرف مت ۔ دھوکے کی حقیقت شیطان نے نہ پہچانی کہ قدم میں عدم نہیں هو سکتا ۔ اس نے یہ نہ سمجھا کہ حقیقت یکجائی کا متفرق کرنا هی هے ۔ و ما آدم الا هو (نہیں تھا آدم مگر وهی) تو اس نے غلطی کی ، اور وحدت کی رؤیت میں میں وحدت سے دور هو گیا ۔

۰۸ - لیکن فرعون کے نفس هی نے ربوبیت کے اسباب اس میں پیدا کیے ۔ وہ اپنے نفس سے الجھ گیا تھا ، اس نے یہ سمجھ لیا کہ یہ اسباب کلیۃً حق هیں ، پس اپنے رب کی ربوبیت کی رؤیت کی بنا پر رب سے دور هو گیا ۔ اپنے آپ کو مظهر ربوبیت پایا تو یہ سمجھ بیٹھا کہ شاهد اصل مشهود هے ۔ اس نے

مشہود کو شاھد کی طرف منسوب کر دیا ۔ پس اُس نے کہا : ما علمت لکم من الہ غیری ۱ (ترجمہ : مجھ کو تو اپنے سوا تمھارا کوئی خدا معلوم نہیں) ۔

۷۲۔ جو کچھ کہ بیان کیا حسین نے ابلیس کے اس قول کے مطابق انا خیر حین لم امر غیراً (میں بہتر ھوں جب کہ میں نے غیر کو نہیں دیکھا) وہ یہ ہے کہ ابلیس رؤیت زمان میں اُلجھ گیا تو اس نے یہ سوچ لیا کہ وہ اس مقدس روح سے جو غیب سے صادر ھوئی ہے مقدم ہے ۔ اور سوائے اپنے کسی کا حق نہ دیکھا تو غلطی میں پڑ گیا ، اس لیے کہ مشتاقان توحید کے نزدیک وہ دھوکوں کے پردوں میں تھا ، اور تفرید کے پردے اُس پر پڑے ھوئے تھے ۔ اور جو کچھ فرعون کے متعلق کہا ہے کہ اُس نے اپنی قوم میں کسی کو نہ پایا جو حق اور خلق کے درمیان فرق کرتا تو حسین نے اس کی توجیہہ یہ نکالی کہ ربوبیت کا دعویٰ اپنی قوم کی جہالت کے اعتبار سے اور ذاتی ''انا'' سے ثابت نہیں ، چونکہ شواھد کی رؤیت میں اس نے استقامت پائی تو مرنے کے وقت وسائط کا مقر نہ ھوا ، اس لیے کہ اس نے یہ سوچ لیا کہ شاھد مشہود ہے ۔ دنیا سے جاھل چلا گیا ، اور توحید کی حقیقت کو نہ سمجھا ۔

۷۳۔ حق تعالیٰ کا معارضہ جبرئیل سے فرعون کے منہہ میں ریت بھر دینے کے متعلق ۔ اس سے گنہگاروں پر اظہار کرم کی طرف اشارہ ہے ، لیکن نگاہ بصیرت نے اس کے معنی جو غیب میں دیکھے ھیں اُن سے ایسا ظاھر ھوتا ہے کہ فرعون ربوبیت کا آلہ تھا ، اور تلخی قہر کے خازنوں کی طرف سے تھی ۔ حق تعالیٰ کو کچھ کرتے ھوئے بجائے خود غیرت آئی ، اس لیے کہ وہ ربوبیت میں شواھد حقیقت کا مصدر ہے ۔

۷۴۔ لیکن حسین کا جو قول تھا کہ ''اگر اس کو نہیں پہچانتے تو اس کے اثر کو پہچانیں ، اور میں وہ اثر ھوں ، اور میں حق ھوں کہ ہمیشہ حق کے ساتھ تھا'' ۔ اس قول میں حسین نے اعتراف کیا کہ وہ اثر حق تھا ، اور تمام عالم اثر حق ہے ، لیکن آثار کے درمیان فرق ہے ۔ عالم تو تجلی افعال

---

۱ ۔ سورۂ ۔ ۲۸ (القصص) آیت ۔ ۳۸ ۔

کا محل ہے ، اور آدم ذات و صفات کی تجلی کا محل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : و نفخت فیہ من روحی ۱ (ترجمہ : اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) اس کی روح اس کی تجلی ہے ۔ تجلی ربہ للجبل قلب آدم کو منور کیا تو صنعت کا نور آدم کے چہرے سے ظاہر ہوا ، اور اس روح کا اثر ہیکل میں منکشف ہوا (لیکن جلوۂ حق آدم میں اثر کے طور پر نظر آیا ، نہ کہ حلول کے طور پر نظر آیا ۔ حق حق ہے ، اور خاق خلق ہے ، اور اس میں کوئی قباحت نہیں ۔ ازلیت کے اقدار کی بنیاد ڈالنے والے ، اور ابدیات کے سمندروں سے پانی پینے والے ، اور عبارات متشابہات کی شطح کے نکتہ گو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ، بعض صوفیاء نے کہا کہ صوفی زمین میں خدا کا اثر ہے ۔

۵۷ ۔ نیز حدوث سے قدم کو جدا کیا ، جب کہ اس نے کہا کہ : میں حق کی وجہ سے حق ہوں ، یعنی میں حق سے قائم ہوں ، نہ کہ خود ۔ اس کا قول ''اناالحق'' سچ کہتا ہے کہ حق تھا ، اس لیے کہ شریعت و حقیقت کا مقام واضع حق ہے ، اور مقام نظر تجلی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : قل جاء الحق و زھق الباطل ۲ (ترجمہ ۔ کہہ دیجے کہ حق آ گیا ، اور باطل ملیا میٹ ہو گیا) کی تفسیر میں کہا ہے کہ حق سے اس جگہ پیغمبر مراد ہیں ۔ اکثر عرف میں کہتے ہیں کہ میں حق ہوں ، اور میرا مسئلہ حق ہے ۔ لیکن یہ رؤیت کا اشارہ توحید میں حقیقت ہے ، اور ایک عارف کا مقام شہود میں ہونا اور اس کا غائب ہونا بھی مشہود ہے ۔ جب توحید کی رنگا رنگی ثابت ہو جاتی ہے تو وہ اپنی زبان سے ''انا الحق'' کہتا ہے ، اور جب مقام توحید میں متمکن ہو جاتا ہے ، تو وحدانیت کے جلوے اس پر غالب ہو جاتے ہیں ، اور عارف اس وقت رؤیت حق میں نفس اور ممکنات اور غیر کو نہیں دیکھتا ، بعد ازآں ربوبیت کی تحقیق کے بغیر انانیت کا مدعی ہو جاتا ہے ، اس لیے کہ اس نے اوصاف حق کو دیکھا ہے ، اور چونکہ دوئی نہیں ہے ۔ اس لیے اس نے

---

۱ - سورۂ - ۱۵ (الحجر) آیت ۲۹ -

۲ - سورۂ - ۱۷ (بنی اسرائیل) آیت ۸۱ -

اپنے نفس کے علاوہ کچھ اور دیکھا ہی نہیں ۔ حق کی حقیقت جب اس پر غالب ہوئی تو محض ربوبیت کا دعویٰ کر دیا ۔ وہاں غیر حق تھا ہی نہیں ، وہ حق کو دیکھ کر حق میں مشغول ہوا ، اور نور توحید پر قانع ہو گیا ، لہذا اس کی توحید کفر ہے اور اس کا کفر توحید ۔ جب اس کے رسوم مضمحل ہوئے تو اختلاف پڑا ، حق کا آئینہ بن گیا ، اور آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا نہ کہ حق کو ، اس لیے وہ مارا گیا ۔ اگر انائیت محل تحقیق سے ہوتی تو عیسیٰ کی طرح عالم ملکوتیت کی منزلوں سے گزرتا ، اور آدم کی طرح رسوم قہر سے مقہور نہ ہوتا ، اس لیے کہ انسان کی اساس جب سایۂ دیوار بن جاتی ہے تو آفتاب حوادث سے نہیں مٹتی ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بل احیاء عند ربھم ۱ (ترجمہ : بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں) ۔

۷۶ ۔ یہ عجب نکتہ دیکھو کہ بلبلوں کی آوازوں کی رمز میں ابتلائے عشق ہے ۔ اے ستم رسیدہ تو نے قدم کو بیان کیا ، اور ازل کی اس عروس شاد رواں پر نظر کر کہ آسے ابہام و اشتباہ سے تو نے رمز عشق میں ظاہر کر دیا ۔ بھلا اس سے کیا فائدہ کہ دنیا کی نگاہ نے ابھی تک تجھے پوری طرح نہیں دیکھا ؟ تیرا مرغ جان سوائے منزل افکار کے کسی اور جگہ آشیانہ نہیں رکھتا ۔ اسی وجہ سے دونوں جہان میں تیرا کوئی آشنا بھی نہیں ہے ۔ کب تک بحر وحدت کی باتیں کرے گا ، جب کہ ملکوت کی خالص شراب پینے والے شراب خانۂ جبروت سے واپس چلے گئے (یعنی محروم) ۔ تو انائیت کے عالم گیر بحرا خضر میں غوطے نہ لگا ، اس لیے کہ چمگادڑ کی نگاہیں چشمۂ روشن کو نہیں دیکھ سکتیں ۔

۷۷ ۔ اسی طرح شبلی نے حسین سے روایت کی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں پہلی مرتبہ حسین کے پاس گیا تو انھوں نے ایسی باتیں کیں ، جنھیں میں سمجھ سکا ، اس لیے کہ ان کا سمجھنا جائز نہ تھا ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ، وہ کہہ رہے تھے کہ : الٰہی ! ہر حق کی ایک حقیقت ہے ، اور ہر مخلوق کی ایک طریقت ہے ، اور ہر زمانے کا ایک رسم و رواج ہے ۔ پھر انھوں نے کہا

---

۱ ۔ سورۂ ۔ ۳ (آل عمران) آیت ۔ ۱۶۸ ۔

اے شبلی ! ''سر'' ان لوگوں کی زبان میں وہ ہوتا ہے ، جس کا ظاہر چھپا ہوا ہو ، اور اس کے معانی ان لوگوں کے سامنے بیان ہوں ۔

۷۸۔ حسین نے کہا کہ حق اُس شخص کا دشمن ہے جو اس کے حلول کا قائل ہو ۔ اس کی توحید کا منزہ ہونا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے مارے جانے کے وقت کس طرح اشارہ کیا (یہ کہہ کر) کہ واحد کو اس واحد کا منفرد ہونا کافی ہے ۔ کہتے ہیں کہ مشائخ میں سے جس نے یہ کلمہ سنا تو آن پر رویا ۔ اس اشارے میں قدم کا حدوث سے جدا ہونا ظاہر ہے ' یعنی موحد کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ توحید کو پا لینے کے وقت قدم و حدوث میں قدم کی رؤیت کے وصف سے فرق کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : قل اللہ ثم ذرھم ۱ ۔ صحن بقا کی بارگاہ کے مالک علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تھا ، اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا ۔ توحید کی حقیقت سادہ دل نہیں جانتا ۔ یہ تو نے کیا کہہ دیا کہ سوائے حسین کے کوئی نہیں جانتا ؟ جو پرند کہ لاہوت کے لا کے مقدس بازوں سے آڑتا ہے ، وہ ایک لحظے میں ہزار مرتبہ عرش کے کنگرے سے کہ جو حدوث کا مقطع ہے گزر کر قدم کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے ، اس طرح کہ عالم خلا و ملا اس آڑنے والے کے آڑنے کا اثر نہیں دیکھ پاتا ، اور جو آڑتا ہے اس کے بازو شمع قدم کے پاس پہنچ کر پروانہ وار جل جاتے ہیں ، اور اس کا پلٹ کر آنا ممکن نہیں ہوتا ۔ کون خبر لا سکتا ہے ، اور اس عالم کی بات کون کہہ سکتا ہے ؟ جلنے والا خود ہی جانتا ہے ۔ تو اس راز کو بیان مت کر ، اور وہ اس کے دل میں مت ڈھونڈھ ۔

۷۹— وہ اشارہ کہ جو عین سے جمع کیا ، شبلی سے گفتگو کے دوران کہا کہ : حق تعالیٰ نے دلوں کو پیدا کیا ، اور آن کے باطن میں اپنا بھید رکھا ، سانسوں کو پیدا کیا اور آن کے جاری ہونے کا مقام دل کے اندر سے بھید اور دل کے درمیان رکھا ، معرفت دل میں رکھی ، اور توحید بھید میں رکھی ، کوئی سانس نہیں آتی مگر توحید کے اشارے سے ، اور اس معرفت کی رہنمائی سے کہ جو عالم ربوبیت کی بابت مضطرب رہنے کے مقام میں ہوتی ہے ، جو سانس

۱ - سورۂ - ٦ (الانعام) آیت - ۹۲ -

اس سے خالی ہے ، وہ مردہ ہے ، اور سانس والے سے باز پرس ہو گی۔ اسی وقت بعد میں یہ بیت کہی :

یا موضع الناظر من ناظری
و یا مکان سری من خاطری
یا جملة" الکل التی کلها
کلی من بعضی و من سایری

ترجمہ : اے میری قوت نظارہ کے دیکھنے کے مقام
اور میرے دل کے مکان کے اسرار
اے ایسے کل جو کلیہ" کل ہے
چاہے میرا جزو ہو یا تمام ہو

۸۰۔ حسین نے فعل کی مقداروں کے عالم کی حکمتوں کے عجائبات سے متعلق عارف کے ظاہر و باطن کی خبر دیتے ہوئے اور ایک شریف حکمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انسان کے جسم میں ربوبیت کے راز کا محل دل ہے اور فعل کا محل کل ہے ۔ ان دونوں منظروں کے درمیان روح پیدا کی اثر : و نفخت فیه و انی لا جد نفس الرحمن ، میں نفس رحمن کو پاتا ہوں اپنے میں۔ ان کو روح کا سانس قرار دیا ۔ '' دل میں معرفت '' یعنی محل عقل میں ، اور '' راز میں توحید '' یعنی درحقیقت لطیفۂ روح وہ نفس ہے کہ جو نفس الرحمن ہے ، جس کے پہچاننے والے خاص قدیم افعال کا وقوع قدامت کے سرچشمے سے کہتے ہیں ، جب وہ دل کے باغ کی فضاؤں میں انوار معرفت کے ساتھ گزرتا ہے اور عالم اسرار کو سلطنت توحید پر دیکھتا ہے ، وہ نفس توحید اور معرفت کے بھید سے مخلوط ہو جاتا ہے ۔

۸۱۔ تجلی کی حدت سے عالم صفات کی طرف صعود کرتا ہے ، اور قدامت کی فضائیں صفات ذات کا مشک چھڑکتی ہیں اور اس سانس کو جو محبت کے شعلوں کی ہواؤں سے پیدا ہوا ہے ، وصال اور مشاہدے کی خوشبو سے معطر کر دیتا ہے۔ جان کی تنگی سے خلیل چیختا ہے ، اس لیے کہ وہ جسمانی قالب

کے کنگرے میں اپنے پھیلنے کی جگہ نہیں پاتا ، نفس ناطقہ کے نور کی شگافتگی و نفخت فیہ من روحی ... و کلمہ" القاھا کا بھید نظر انداز کر دیتی ھے جو کوئی غیب کے گوشوں میں سورج کو دیکھتا ھے آسے مریم کی طرح دم روح القدس عیسیٰ کا حمل بارگاہ عشق سے عطا ھوتا ھے — کیا تو نہیں دیکھتا کہ اسرار کی سواریوں کی قطاروں کے ساربان اور شاھراہ عدم میں قدامت کے انوار کے بار بردار آنحضرت علیہ الصلواۃ و السلام نے جب اویس قرنی کی طرف سے تجلیات کے آثار پائے تو فرمایا : انی لا جد نفس الرحمن من قبل الیمن ، وہ صاحب یمن اویس قرنی تھے ، جو قدامت کے قاف کی ہستی کے مقام میں ابدی جلال کے والہ و شیدا تھے ، ھر وہ سانس جو اس طرح نہ نکلے اس نے وصال کی خوش بو نہیں سونگھی — (باقی)